سوال

(216)ادھا میں وقت کے تعین سے ریٹ بڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک اور صورت جو بازار میں رائج ہے۔ کہ ایک آدمی ایک ماہ کے ادھار پر مال لیتا ہے پھر معینہ مدت تک ادائیگی نہیں کرسکتا تو فروخت کار تقاضا کرتا ہے کہ جتنی رقم اس کے ذمے بنتی ہے نئی متوقع مدت کے مطابق اتنی رقم کے مال کا نیا بل بنوالے پھریہ بل زائد رقم کا بنایا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں نہ خریدار کوئی مال لیتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کار کوئی مال دیتا ہے۔ جتنی مدت خریدار بڑھالے اتنا نفع فروخت کار بڑھالیتا ہے۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مجلس عقد میں پہلے سے بھاؤ اور ادائے قیمت کی میعاد طے کرلی گئی تھی۔ تو پھر اگر خریدار بروقت رقم مہیا نہ کرسکے تو از سر نو اضافہ کے ساتھ قیمت کا تعین کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ صورت مسئولہ میں وضاحت کی گئی ہے۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ واضح طور پر سود ہے۔ جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ فروخت کار کو ایسے موقع پر رواداری سے کام لینا چاہیے۔ کہ ادائیگی کی مدت قیمت میں اضافے کے بغیر بڑھادی جائے حدیث میں اس طرح کے تنگ دست کے ساتھ نرمی اور مزید مہلت دینے پر بہت فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو صرف اس لئے معاف کردیا تھا۔ کہ وہ مفلوک الحال اور تنگ لوگوں کو مزید مہلت دیا کرتا تھا؟ اگر خریدار رقم دیر سے ادا کرنے کا عادی مجرم ہے۔ تو اس کے سد باب کے لئے جرمانہ وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن از سر نو سابقہ رقم کو بڑھا کر نیا بل بنانا شرعاً حرام ہے۔ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:242